حرمین شریفین کی سعادت سے مشرف ہوئے ۔ عمر کافی تھی مگر قوی و اعصاب کے لحاظ سے نہایت قوی بہادر اور جفاکش تھے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۳ء کو مرض نے آلیا جو بظاہر بہت معمولی تھا مگر بالآخر مرض وفات ثابت ہوا۔ گھر پہ اور پھر پشاور کے ہسپتالوں میں اور اعلیٰ ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا مگر علاج مرگ کس کے پاس تھا۔؟ مرض میں فالج کا بھی اضافہ ہوا جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور بالآخر جمعہ کی رات اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی دوسرے دن جمعہ کی نماز کے بعد جو عام طور پہ ۹ ذی الحجہ کا دن تھا۔ مگر ان کے علاقہ میں عید الاضحیٰ کا مبارک دن، نماز جنازہ ہوئی اور محبوب حقیقی کی رضا کے یہ طلبگار اپنے محبوب سے جا ملے، جمعۃ المبارک کے ساتھ عید اور پھر وصال حقیقی، کئی سعادتیں تھیں جو جمع ہوگئیں اور شاید شاعر نے انہی کے لئے کہا تھا کہ ؎

عیدٌ و عیدٌ و عیدٌ لی اجتمعا
وجہ الحبیب ویوم العید والجمعا

علماء طلباء، امراء اور درد مند مسلمان بڑی کثرت سے جنازہ میں شریک ہوئے اور اسلاف کے اس نمونہ پر جی بھر کر روئے۔ جو اپنی ذات میں دنیاوی امارت و ثروت کے ساتھ علماء کے فقر و زہد اور وقار و تمکنت، صوفیا کا سوز و گداز شرفاء کا رکھ رکھاؤ اور اپنی قوم پٹھانوں کے روایتی طور طریقے عزت و حمیت سب کچھ سمیٹے ہوئے تھے۔ جنازہ ان کے فرزند مولانا ولایت شاہ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے اپنے اس دیرینہ محب قدیم کی ذات کو دل کھول کر خراج تحسین پیش کیا۔ علامہ شمس الحق افغانی مدظلہ اور دیگر علماء نے بھی تقریریں کیں اور رفع درجات کی دعائیں ہوئیں۔ فرحمۃ اللہ وارضاہ ورضی عنہ۔

★

ان کے علاوہ گذشتہ ماہ کئی اور ایسے حضرات نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا جنہیں علمی، دینی، قومی و ملی دنیا میں ایک امتیازی مقام حاصل تھا۔ سعودی عرب کے الشیخ محمد الامین الشنقیطی مرحوم رابطہ عالم اسلامی مکہ معظمہ کے بنیادی رکن اور مدینہ طیبہ کے اسلامی یونیورسٹی کے ممتاز استاذ تھے، علمی مآثر میں قابل قدر تفسیر۔ اضواء البیان فی تفسیر القرآن بالقرآن ۔ اور دیگر وقیع کتابیں چھوڑیں۔ سلفی المشرب تھے۔ علمی دنیا میں عظیم خدمات انجام دیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد کے کوٹہ تحصیل صوابی کے حضرت مولانا عبدالجبار صاحب جو قدیم علماء کا نمونہ تھے انتقال فرما گئے۔ کچھ اور حضرات شیخ محمد اشرف شاہد برادر زرد اسلام آباد۔ الحاج ڈاکٹر شیر بہادر قریشی پشاور، جناب الحاج بہرام خان جہانگیرہ۔ مولانا عبدالشکور دین پوری کے فرزند مولوی عبدالقدیر۔ مولانا محمد فرقان ہزاروی اور ان جیسے دیگر کئی افراد کی جدائی دارالعلوم حقانیہ اور الحق کے تمام اراکین کیلئے موجب صد افسوس ہے۔ حق تعالیٰ ان سب کو درجات عالیہ سے نوازے۔ آمین۔

سمیع الحق